حصہ انشائیہ

سوال نمبر 2

عقیدۂ توحید کا تعارف:-

توحید کا لفظ وحد سے نکلا ہے، اس کا لفظی معنی ہے ایک کرنا، ایک ٹھہرانا، ایک بنانا۔ توحید کا اصطلاحی مفہوم ہے اللہ کو ایک ماننا۔ وہ وحدہ لاشریک ہے، اس کی ذات کے سوا کوئی اور ذات نہیں، جو خدائی میں اس کے ساتھ شریک ہو۔ خدائی میں اللہ کی ذات یکتا ہے۔

اندراسیت یہ اسلام کا سب سے بڑا اصدان عقیدۂ توحید ہے۔ جس طرح پورے اسلام کی جان اس کے عقائد ہیں، اسی طرح ان عقائد کی جان "عقیدۂ توحید" ہے۔ یہ عقیدہ دوسرے تمام عقائد کا نقطۂ کمال ہے جس کے مطابق اللہ ایک ہے، وہی ساری کائنات کا خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، ازلی و ابدی ہے، واجب اور قدیم ہے۔ وہی مستحق عبادت ہے، وہی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں بے مثل اور بے مثال ہے۔

بقول شاعر:-

وہ مالک کل ہے، کائنات اس کی ہے
جو ختم نہ ہو کبھی وہ بات اس کی ہے

انسانی زندگی میں عقیدۂ توحید کی اہمیت:-

اللہ اس ہستی کا نام ہے جس نے اس کائنات کی تخلیق کی ہے۔ اللہ کو ایک ماننا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ جب انسان اس بات پر پختہ یقین رکھتا ہے کہ اس کا رب ایک ہے اور وہی اسے ہر چیز عطا کرنے والا ہے تو وہ اپنے رب کی بندگی میں مصروف رہتا ہے اور اس کی ذات میں شرک نہیں کرتا۔ قرآن اور حدیث میں بھی عقیدۂ توحید کا ذکر بار بار آیا ہے۔ جس کی وضاحت سورۃ الاخلاص سے بھی کی جاتی ہے۔

قل هو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد۔ ولم یولد۔ ولم یکن لہ کفوا احد۔

ترجمہ: "کہہ دیجئے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔"

اس دنیا میں انسان کا موجود ہونا ایک حقیقت ہے۔ جس سے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کیا کسی کے تخلیق کیے بغیر خود ہی پیدا ہوا ہے؟ یقیناً ہر صاحب عقل اور ذی شعور یہی کہے گا کہ اس نے اپنے آپ کو خود پیدا نہیں کیا۔ اللہ کی ہی ذات ہے جس نے پوری کائنات

کو تعبیر کیا ہے۔

ایک مومن کی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات

ایک مومن کی زندگی پر عقیدہ توحید کے درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں :-

1) آزادی اور حریت :-

عقیدہ توحید کا سب سے بڑا یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ مومن کو آزادی اور حریت کا وہ مقام بخشتا ہے جس کا وہ مستحق ہے۔ تمام کائنات انسان کے لئے ہے لیکن جب تک انسان توحید سے آشنا نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی ذات کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی حقیر سے حقیر چیزوں سے ڈرتا اور کانپتا ہے۔ جو چیزیں اس کی تابعداری کے لئے پیدا ہوتی ہیں وہ خود ان کی تابعداری کرتا ہے۔

نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

توحید پر ایمان رکھنے والا کسی انسان کو بھی اپنا خدا نہیں مانتا خواہ وہ انسان کتنی ہی طاقت اور وسائل کا مالک کیوں نہ ہو۔ وہ کسی انسان کی نہ تو بندگی کر سکتا ہے اور نہ ہی غلامی کر سکتا ہے۔

(ii) عجز و انکسار:-

عقیدہ توحید انسان کو کائنات میں سب سے اونچا مقام بھی دیتا ہے اور اسے تمام مخلوقات کی بندگی و غلامی سے آزادی دلا کر خودداری اور عزت نفس کا مالک بھی بناتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس میں عجز و انکساری بھی پیدا کرتا ہے۔ اس میں کبھی تکبر نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ اس کا عقیدہ ہے کہ کبریائی صرف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ ہی اکبر ہے، انسان کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ کا ہی تو دیا ہوا ہے۔
اس لئے ارشاد ہوتا ہے کہ:-

"بے شک الرحمٰن کے بندے وہ ہیں
جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔"

(iii) محبت الٰہی:-

عقیدہ توحید کی وجہ سے جہاں انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرتا ہے وہاں وہ خود خالق ارض و سما سے بھی بڑھ چڑھ کر محبت کرتا ہے۔
اس حوالے سے سورۃ البقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:-

ترجمہ:-
"ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں"

علامہ اقبال بندے اور رب کے اس تعلق کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں :-

؎ خودی کا سرِ نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغِ فساں لا الہ الا اللہ
یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لا الہ الا اللہ

۱۵ شجاعت و استقامت :-

توحید پر ایمان رکھنے والا بہادر اور جری ہوتا ہے کیونکہ وہ کائنات کی کسی چیز کو نفع و نقصان کا مالک نہیں سمجھتا، وہ کسی مخلوق سے نہیں ڈرتا۔ اہل ایمان کی صفت ہے کہ ان کا ایمان ایسے خدائے واحد پر ہوتا ہے جو قادرِ مطلق ہے جس کی قدرت سے باہر کوئی چیز نہیں، اس کی مدد اور تائید ہم سے رکھتے ہوئے وہ اپنے راستے میں آنے والے ہر مشکل حالات سے گزر جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ اللہ کے سوا کوئی طاقت اسے موت نہیں دے سکتی بقول اقبال :-

؎ کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

۷) صبر و توکل:

ایمان باللہ اور توحید خالص انسان میں صبر و توکل پیدا کرتی ہے۔ وہ دنیا کے مصائب سے ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے ساتھ عجیب شان بے نیازی کا مالک بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ شعور رکھتا ہے کہ۔

ان اللہ مع الصبرین

ترجمہ:

"بے شک! اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

۸) اعلیٰ نصب العین اور تصورات:

توحید پر ایمان رکھنے والے کا نصب العین بہت اونچا اور اس کے تصورات بہت اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اس کا نصب العین دنیوی مال و متاع حاصل کرکے عیش و عشرت کی زندگی بسر نہیں کرنا بلکہ ایسے کام کرنا ہے جس سے اس کی آخرت سنور جائے اور اس کا خدا راضی ہو جائے چونکہ اس کا خدا بے مثل ہے اپنی ذات میں بھی، صفات میں بھی اور اس کی تمام صفات بہت اعلیٰ ہیں۔

بقول شاعر:

؎ قہاری و جباری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

viii) اطمینان قلب:-

توحید پر ایمان رکھنے سے انسان کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ اللہ کی رضا میں راضی رہتا ہے اور ہر کام میں اللہ کی حکمت پر یقین رکھتا ہے۔ وہ کبھی کسی مالی یا جانی نقصان پر غم سے نڈھال، زندگی سے بیزار نہیں ہوتا بلکہ یہ یقین رکھتے ہوئے مطمئن اور پرسکون رہتا ہے کہ اس میں ضرور کوئی حکمت ہوگی۔ اس کا ایمان ہے کہ اللہ رحیم، رحمٰن، رؤف اور حکیم ہے۔

خلاصۂ بحث:-

عقیدۂ توحید اسلامی عقائد میں سب سے پہلا اور اہم عقیدہ ہے۔ اس کی اہمیت قرآن و حدیث میں واضح بیان کی گئی ہے۔ ایک انسان کا پختہ یقین جو اسے اپنے رب کی ذات پر ہوتا ہے وہ کبھی اسے کمزور نہیں ہونے دیتا اور ہر مشکل سے مشکل حالات میں بھی مضبوطی فراہم کرتا ہے۔